دارالعلوم حقانیہ جذبہ جہاد کی کان۔

محمد صلاح الدین۔ مدیر ہفت روزہ تکبیر

برصغیر کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان کا انتقال پر ملال ملت اسلامیہ کے لیے صدمہ عظیم ہے وہ معمولی قسم کے حجرہ نشین عالم دین نہیں تھے۔ بلکہ انہوں نے بڑی بھر پور زندگی گزاری اور پاکستان اور اطراف کے ممالک کی علمی دینی اور سیاسی زندگی پر اپنی سرگرمیوں کی واضح چھاپ لگائی۔

اگر یہ کہا جائے کہ بہت مختصر سی مدت میں جہاد افغانستان کے دو اہم سرپرست یعنی مرحوم صدر ضیاء الحق شہید اور مولانا عبدالحق شہید ہو گئے، تو غلط نہ ہو گا۔ صدر ضیاء الحق کی جہاد افغانستان کی سرپرستی تو معروف اور متعارف تھی لیکن جہاد افغانستان کی انگیخت میں مولانا عبدالحق کی ذات گرامی کے اثرات کا علم نسبتاً کم لوگوں کو ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر مولانا عبدالحق نے دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس کر کے جو شمع ہدایت روشن کی تھی۔ اس کی تنویر سے افغانستان کے بہت سے ذہن بھی منور ہوئے اس دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے والے متاع علم دین کے ساتھ ساتھ دولت ایمان بھی لے کر دور دراز مقامات تک جاتے ہیں اور اس دولت ایمان میں خالص جذبہ جہاد بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی جذبہ جہاد سے سرشار مولانا عبدالحق کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کے بہت سے فارغ التحصیل علماء نے افغانستان میں اسلامی فکر کی اشاعت و ترویج کی تحریک برپا کی جس نے ابتداء میں داؤد حکومت کو چیلنج کیا اور بعد ازاں سوویت یونین کی افواج قاہرہ کو للکارا۔ گزشتہ ایک عشرے میں افغانستان میں جو جہاد ہو رہا ہے۔ اس میں بہت سے سینکڑوں پر جام شہادت نوش کرنے یا داد شجاعت دینے والے مجاہدوں اور کمانڈروں کا تعلق دارالعلوم حقانیہ سے ہی ہے۔

مولانا عبدالحق کا دارالعلوم حقانیہ جہاد کے جذبہ خالص کی کان ہے اور یہاں اس جذبے کو شدت افزودگی دینے والے بہت سے تکنیک کار ہیں مولانا نے مسلسل تین بار قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر پاکستان میں سیکولر اور سوشلسٹ قوتوں کو براہ راست بھی للکارا ہے اور سیاسی میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں، بھٹو آمریت کے خلاف قومی اتحاد کی تشکیل میں بھی انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ ہم ان کی رحلت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور خدا سے مولانا کے لیے اعلیٰ درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔